67925 ـ اکثر اوقات اسلامی ترانے اور نظمیں سننا

سوال

میں اتنے گانے سنتی تھی کہ مجھے گانے یاد ہو گئے، لیکن الحمد للہ نو برس سے میں نے گانے سننے بند کر دیے ہیں، لیکن اب مجھے ایك اور مشکل درپیش ہے کہ مجھے اسلامی نظمیں اور ترانے بہت پسند ہیں، اور میرا اکثر وقت اسی میں گزر جاتا ہے، تو کیا اس میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

موسیقی پر مشتمل گانے سننے، یا محبت و عشق اور شہوت انگیز کلمت پر مشتمل گانے سننے کی حرمت میں کوئی شك و شبہ نہیں، اس کی حرمت کے بہت سارے دلائل ملتے ہیں، آپ کو ان دلائل کی تفصیل سوال نمبر (5000) اور (20406) کے جوابات میں مل سکتی ہیں، آپ اس کا مطالعہ کر لیں.

اس پر ہم اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو گانوں کی سماعت ترك کرنے کی توفیق بخشی اور انہیں آپ کے دل سے نکال باہر کیا.

دوم:

حکت اور پند و نصائح پر مشتمل، اور خیر و بھلائی کی طرف دعوت دینے والے، اور مکارم اخلاق سے پر اسلامی نظمیں اور ترانے و اشعار سننے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں موسیقی نہ ہو، اور نہ ہی ایسی آواز پر مشتمل ہو جو فتنہ پیدا کرے، اور نہ ہی حرام کام پر ابھارے، اور یہ کثرت سے نہ سنے جائیں.

اسلامی ترانوں اور نظموں کے متعلق مستقل فتوی کمیٹی نے ایك تفصیلی فتوی جاری کیا ہے جسے ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں:

" موجودہ شکل میں پائے جانے والے گانوں کی حرمت کے متعلق آپ نے جو حکم لگایا ہے اس میں آپ سچے ہیں، کیونکہ یہ گانے گری اور ساقط قسم کی کلام پر مشتمل ہوتے ہیں، جن میں کوئی خیر نہیں، بلکہ اس میں لہو اور جنسی خواہشات کو ابھار ملتا ہے، اور اسے سننے والا شخص شر میں مبتلا ہو جاتا ہے، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی

رضا و خوشنودی کے عمل کرنے کی توفیق بخشے.

آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ ان گانوں کے عوض میں اسلامی نظمیں اور ترانے سن لیں، جو حکمت اور پند و نصائح اور عبرت پر مشتمل ہوں، اور دینی غیرت و حمیت کو ابھاریں، اور اسلامی خیالات پیدا کریں، اور شر اور اس کے اسباب سے نفرت دلائیں، تا کہ اسلامی ترانے اور نظمیں پڑھنے اور سننے والے کو اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف بلائے، اور اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی اور اس کی حدود سے تجاوز نفرت پیدا کر کے اس کی شریعت اور جہاد فی سبیل اللہ کی پناہ کی طرف لے جائے.

لیکن وہ ان نظموں اور ترانے کی سماعت کو اپنی عادت نہ بنا لے کہ وہ مسلسل اسے ہی سنتا رہے، بلکہ وہ انہیں مختلف مواقع اور وقتا فوقتا سنے جب ضرورت پیش آئے مثلا شادی بیاہ کے موقع پر، یا پھر جہاد کے سفر کے موقع وغیرہ پر، اور نفس کو خیر و بھلائی کے کاموں پر ابھارنے کے وقت، اور جب نفس کسی شر و برائی پر آمادہ ہو رہا ہو اس وقت اسے اس شر سے نفرت دلانے اور روکنے کے لیے.

لیکن اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز تو یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعائیں اور اذکار پڑھ لے، کیونکہ نفس کے لیے یہ زیادہ پاکیزہ اور طاہر ہے، اور اس میں ہی اطمنان قلب اور شرح صدر ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ نے بہتر اور اچھی ترین کلام نازل کی ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی ہے، بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی جسم نرم پڑ جاتے ہیں، اور دل اللہ تعالی کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، یہ اللہ کی ہدایت ہے جسے چاہے اللہ تعالی ہدایت دیتا ہے، اور جس کو اللہ تعالی گمراہ کر دے اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں الزمر (23).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اسطرح ہے:

جو لوگ ایماندار ہیں ان کے دل اللہ تعالی کے ذکر اور یاد سے مطمئن ہوتے ہیں، خبردار اللہ تعالی کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمنان حاصل ہوتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان کے لیے خوشخبری ہے اور ان بہتر ٹھکانا ہے الرعد (28 ـ 29).

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت اور عادت تو یہ تھی کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حفظ کرتے اور اس پر عمل کرتے، اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف مواقع مثلا خندق کھودتے وقت اور مسجد بناتے وقت، اور میدان جہاد کی طرف جاتے ہوئے اسلامی اشعار بھی پڑھا کرتے تھے، لیکن انہوں نے اسے اپنی علامت

اورشعار نہيں بنايا تھا، كہ يہى ان كا اہم كام ہو، اور وہ اسى كا خيال كريں، ليكن يہ چيز اس ميں شامل تھى جس سے وہ راحت حاصل كرتے، اور اپنے جذبات ابھارتے تھے.

رہا ڈھول اور طبل اور دوسرے گانے بجانے كے آلات تو ان نظموں اور اشعار ميں ان آلات ميں سے كسى بھى آلہ كا استعمال جائز نہيں، كيونكہ نہ تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اور نہ ہى صحابہ كرام نے اس پر عمل كيا.

اللہ تعالى ہى سيدھى راہ كى راہنمائى كرنے والا ہے، اور اللہ تعالى ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم اور ان كى آل اور صحابہ كرام پر اپنى رحمتيں نازل فرمائے " انتہى.

ماخوذ از: فتاوى اسلامية (4 / 532).

سوم:

آپ كو كثرت كے ساتھ اللہ كا ذكر، اور كثرت سے قرآن كى تلاوت كرنى چاہيے، اور آپ اپنے ليے روزانہ حفظ اور مراجعہ كے ليے كچھ حصہ مقرر كر ليں، اور اس كے ساتھ ساتھ علمى تقارير اور درس اور دعوتى ليكچر سننے كى عادت بنائيں، يہ اسلامى نظموں كو سننے ميں كمى كا بہترين وسيلہ ثابت ہو گا، اور پھر آپ وقت بھى مفيد اور نفع مند اشياء ميں بسر ہوگا.

افسوس والى بات تو يہ ہے كہ جو شخص نظميں اور ترانے كثرت سے سنتا ہے، اس كے ليے قرآن مجيد كى تلاوت كرنا بوجھل بن جاتا ہے، بلكہ تلاوت سننى مشكل ہو جاتى ہے، اور يہ ايسا نقصان ہے جس سے صرف نظر نہيں كى جا سكتى، اور اگر اس كا كوئى نقصان اور نہ بھى ہو تو يہى نقصان كافى ہے كہ اس طرح انسان اجر عظيم سے محروم ہو جاتا ہے، جو اہل ايمان كے ليے ان نظموں اور اشعار كو سننے سے روكنے كے ليے كافى ہے.

يہ تو معلوم ہى ہے كہ مومن شخص اگر ايك گھنٹہ يا گھڑى قرآن مجيد كى تلاوت ميں مشغول ہو تو اس كے ليے كئى ہزار نيكياں لكھى جاتى ہيں، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى قرآن مجيد كا ايك حرف پڑھا تو اسے ايك نيكى ملتى ہے، اور نيكى دس گناہ ہے، ميں يہ نہيں كہتا كہ الم ايك حرف ہے، بلكہ الف ايك حرف ہے، اور لام ايك حرف ہے، اور ميم ايك حرف ہے "

سنن ترمذى حديث نمبر (2910) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور ايك گھنٹہ تقريبا بيس صفحے قرآن مجيد كى تلاوت كے ليے كافى ہے، جن ميں نوہزار سے كم حرف نہيں ہيں.

تو پھر كوئى مسلمان انسان قرآن مجيد كى تلاوت چھوڑ كر نظميں اور ترانے سننے ميں كس طرح مشغول ہو سكتا ہے ؟

!

اس لیے آپ ان نظموں اور ترانوں کی سماعت میں حتی الامکان کمی کرنے کی کوشش کریں، حتی کہ آپ صرف شادی بیاہ اور عید کے موقع پر ہی انہیں سنا کریں، اور وقت کو غنیمت جانیں، اور درجات و نیکیاں حاصل کریں، اللہ تعالی کے حکم سے عنقریب آپ کو قرآن مجید کی تلاوت کی لذت اور اطاعت و فرمانبرداری کی انیست محسوس کرینگی، اور آپ کو رحمن و رحیم کی کلام کے ساتھ مٹھاس محسوس ہو گی.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنی خوشنودی و رضا کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .